السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

: برمنگھم سے غلام ربانی لکھتے ہیں۔ ہمارے بہت سے دکاندار بعض ایسی چیزیں فروخت کرتے ہیں جو شرع میں مشکوک ہیں اوراکثر اس کے بارے میں جانتے بھی ہیں جیسے

سب سے اہم چیز گوشت ہے جوکہ حلال نہیں یعنی انگریز لوگ جو کھاتے ہیں اس میں سور کا گوشت بھی ہوسکتا ہے اوردوسرا بھی؟ (۱)

جانوروں کی چربی سے بنی ہوئی چیزیں جن میں بسکٹ' صابن' کھانے پکانے والی چربی یا مرجرین اور سویٹ وغیرہ کیا ایسی چیزیں فروخت کرنا قرآن وسنت کی روشنی میں جائز ہے؟ (۲)

جانوروں کی خوراک کے بارے میں جوٹین میں ہوتی ہے اوریہ کتے یا بلی کی خوراک ہوتی ہے اس میں عموماً جانوروں کی آنتوں کا استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ دل اور کلیجے وغیرہ کا استعمال بھی ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ (۳) چونکہ یہ لوگ مردار کھاتے ہیں اس طرح اس خوراک میں بھی مردار ہی استعمال کرتے ہیں۔ کیا شریعت میں جانوروں کے لئے ایسی مردار چیزوں سے بنی ہوئی خوراک کا بیچنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

خنزیر کا گوشت حرام ہے اس طرح جو اسلامی طریقے سے ذبح نہیں کیا گیا وہ بھی حرام ہے اوران کے بارے میں قرآن کے واضح احکام ہیں کہ یہ حرام ہیں۔ لہٰذا ان کا فروخت کرنا بھی ناجائز ہے۔

حرام جانوروں کی چربی سے بنی ہوئی اشیاء بھی حرام ہیں اور ایسی چیزوں کو خریدوفروخت بھی جائز نہیں اوراس میں صابن' سویٹ' چاکلیٹ وغیرہ سب شامل ہیں۔ (۲)

جانوروں کی خوراک کے سلسلے میں چونکہ شریعت میں کوئی ایسی پابندی نہیں کہ ان کو بھی حلال خوراک کھلائی جائے۔ اس لئے صرف جانوروں کے لئے تیار کی گئی خوراک جس قسم کی بھی ہو اس کی خریدوفروخت جائز ہے۔ کیونکہ (۳) جانور حلال وحرام کے قوانین کے پابند نہیں اس لئے ان کے لئے حرام اشیاء سے تیار کی گئی خوراک بھی جائز ہے اوراس کی خریدوفروخت میں بھی بظاہر کوئی امر مانع نہیں۔

ہاں' انسانوں کے لئے بنائی گئی حرام اشیاء کا استعمال اوران کی خریدوفروخت مسلمانوں کے لئے ہرگز جائز نہیں اوراس میں جتنی احتیاط کی جائے وہ بہتر ہے۔ حضوراکرم ﷺ کا فرمان ہے

"من اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه" (بخاري كتاب الايمان فضل استبراء لدينه ٥٢ و بيوع ٢٠٥١' مسلم كتاب المساقاة ١٠٨۔١٥٩٩)

''جو مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو محفوظ کرلیا۔''

اور ویسے بھی حرام وناجائز چیزوں کی خریدوفروخت کے ذریعے حرام کاموں سے تعاون ہوجاتا ہے اور ایک مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ حرام کاموں کی تجارت یا پھیلانے میں تعاون کرے۔ قرآن کا ارشاد ہے:

وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ

''کہ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص503

محدث فتویٰ